UNIVERSAL LIBRARY
OU_226078
UNIVERSAL LIBRARY

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا

حبل اللّٰہ

یعنی

حمایت اسلام و مودت و اخوت مسلمین

این کلماتِ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ را باید بآب زر نوشت۔ ولی افسوس کہ مسلمانان همیشہ برخلافِ آن عمل کردند و عیسویان همیشہ موافق آن و این است نتیجہ عمل این دو ملت

پند

چون بینی کہ در سپاہِ دشمن خلاف و مفارقت افتد تو جمع باش و اگر جمع شوند از پریشانی خویش اندیشہ کن ؛ قطعہ۔

همہ با دوستان آسودہ بنشین	چو بینی درمیانِ دشمنان جنگ
وگر بینی کہ باهم یکزبان اند	کمان را زہ کن و بر بارہ بر سنگ

جلد ۱۰۰۰

بار اول

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم

ان الدین عند اللّٰہ الاسلام الخ ۞ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین ۞ لایتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللّٰہ فی شیئ الخ ۞ انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم الخ ۞ لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق و المغرب ولکن البر من امن باللّٰہ والیوم الاخر الخ ۞ وقاتلوا فی سبیل اللّٰہ الذین یقاتلونکم الخ ۞ کتب علیکم القتال وھو کرہ الخ ۞ ان الذین امنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللّٰہ اولئک یرجون رحمۃ اللّٰہ الخ ۞ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولاتفرقوا الخ ۞ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف الخ ولاتکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا الخ ۞ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی الخ ۞ ولاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام الخ ۞ ولاتؤتوا السفھاء اموالکم الخ ۞ والذین ینفقون اموالھم رئاء الناس ولایؤمنون باللّٰہ ولا بالیوم الاخر الخ

تمامی مسلمانوں پر کم وبیش روشن ہے کہ اندنوں عام طور پر اسلام کی حالت تمامی عالم مین کسطرح پر ہے۔ اور اسلامی ریاستوں مین کیا ہورہا ہے اور کیا گذر رہا ہے یعنے بعضے صاحب لوگ ایسے ہین جو اخبارات دیکھا کرتے ہین۔ اور بعض صاحب ایسے ہین جو اوسے کچھہ سن لیا کرتے ہین۔ مگر "شنیدہ کے بود مانند دیدہ"۔ (۱) یہ کہ یہ لوگ اکثر وبیشتر عامی اور ناخواندہ اور بازاری ہین۔ یا جہل مرکب کے گرفتار ہین۔ یعنے جانتے بوجھتے تو نہین مگر ہمہ دانی کا دعوی ہے ۞ (۲) بعض تو ایسے ہین کہ انکے تمامی خیال اور رائے اور فہم اور زبان بکلی یک دوسرے سے علیحدہ ہے سلہ

بعض تو ایسے ہین کہ انکو نہ کچھہ پروا ہے۔ نہ حمیت بلکہ بے غیرت ہین۔ (۱۷) بعض تو ان سب سے زیادہ بموجب اُس مثل کے "کس نگوید کہ دوغ من ترش است" یا بموجب کلام سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے "وگر از بسیط زمین عقل منعدم گردد * بخود گمان نبرد ہیچکس کہ نادانم" وہ انکو تمامی جہان کے معلومات کا دعوی تا آنکہ سائیس اور خاکروب حکاک و حجام تک بھی اس دعوی کے مدعی ہین۔ مثلاً اگر پانچہزار آدمی مرثیہ خوانی کی مجلس مین جمع ہون اور باوجود اسکے کہ اوس جماعت کثیر سے بیس آدمی نہونگے جو شعر و سخن اور شعر گوئی اور سخن فہمی۔ عروض اور قافیہ تشبیہہ اور استعارہ اور دوسرے صنایع اور بدایع جو شعر کی خوبی سے متعلق ہین واقف ہون اور عجیب بات یہ ہے کہ سب کے سب واہ واہ سبحان اللہ کا غلغلہ مچاتے ہین گویا شعر فہمی کی داد دے رہے ہین۔ اگر یہ پانچہزار آدمی کسی عالیشان عمارت مین جمع ہو جائین غالباً اوسمین ایک بھی فن تعمیر سے واقف نہو گا اور اسمین اکثر بازاری لوگ ہونگے تاہم ہر آدمی اوس عمارت کے حسن و قبح مین گفتگو کریگا کہ یہان یہ بات ہونا چاہیے تھا اور وہان وہ بات۔ علی ہذا اگر پانچہزار آدمی کسی بیمار کی عیادت کو جائین اسمین ایک بھی فن طبابت و ڈاکٹری سے خبردار نہو گا۔ بلکہ اونمین اکثر بازاری لوگ ہونگے۔ تاہم ہر ہر شخص بیمار کی شکایت و علالت مین گفتگو کریگا۔ اور کوئی کوئی سبب قائم کریگا حتی کہ علاج بھی تجویز کیا جائے گا * علی ہذا القیاس تمامی خلایق کی یہی حالت ہے اعلیٰ ہون یا ادنیٰ خواہ اپنے ملک مین ہون یا غیر ملک مین * ہر گز کارخانہ عالم سے نہ وضع ملک رانی اور نہ تمدن و پولیٹک سے اطلاع رکھتے ہین۔ اور نہ ملک اور نہ وضع ملکرانی۔ اور نہ اپنے ملک کے حالات سے۔ باوجود اس کے تمامی کیفیات اور پولیٹکل عالم سے اپنی ذات کو باخبر سمجھتے ہین اور اسمین گفتگو اور رائے زنی کرتے ہین *

مثلاً شہر حیدرآباد مین باوجود اسکے کہ ہزارہا مولوی ہین۔ اور ہزارہا مشائخین ہین ہزارہا درجہ اول کے وکیل ہین۔ اور ہزارہا شاعر و عارف و سخن سنج ہین۔ اور

ہزارہا عدالت عالیہ اور دفتر تعلیمات اور دفتر محاسبی اور دفتر فنیانس اور دفتر ہوم سیکرٹری وغیرہ کے ملازم ہین - اور صدہا تحصیل دار تعلقدار - امیر اور جنگ وبہادر رہتے ہین یہ سب کے سب حیدرآباد کے پولیٹک سے آگاہ نہین - اور اونمین سے کوئی آگاہ ہونگے تو دو یا چار سے زیادہ نہین - باوجود اسکے اگر کوئی قہوہ خانہ یا ہوٹل مین بیٹھے اور ذرا کان لگا رہے سن لے گا کہ ہزارہا عرب جنگلی اور روہلہ اور اوباش اور کلاش خربوزہ فروش تنبولی - کفش دوز اور قوال وہان بیٹھے ہوئے ملکی معاملات مین گفتگو کرتے ہونگے اور ہر ہر شخص عجیب طرز و بیان سے مضمون ادا کرتا ہوگا ٭ قطع نظر اسکے یہ لوگ حالاتِ ملک ترکی و ایران و افغانستان و امریکا و یورپ کے پولیٹک امورات مین رائے زنی کرتے ہین اور اونکو اس معاملات مین گفتگو و بحث رہا کرتی ہے - مگر طرفہ یہ ہے کہ جو لوگ کہ اس قسم کی گفتگو کرتے ہین اکثر وہی لوگ ہوتے ہین جو اوپر بیان کیئے گئے یعنے بازاری اور عام لوگ - مگر اعلی اور اواسط مثلاً امرا اور اہل دربار اور امرا کے مصاحبین اور وہ لوگ جو اکثر مرثیہ خوانی و مشاعرہ کے مجلسون مین جمع ہوتے ہین - اور علی ہذا القیاس پیران اور مرشدان اور مولویان اور اس قسم کے لوگ جو ہین البتہ ایسے معاملات مین لب کشائی نہین کرتے - ان کے مقاصد اور خصوصیات اور ہین جنمین یہ مذاکرہ کیا کرتے ہین ٭

مردم ملک ہند اور اکثر اونمین جو سُنّی المذہب ہین سلطان اور ملک ترک اور اوسکے دولت زور اور غلبہ اور قوت بری و بحری کی نسبت بہت غلو کرتے ہین - اور جہل اور بےخبری سے کہتے ہین کہ آجکے روز کوئی دولت ایسی نہین ہے جو ترکی کا مقابلہ کرسکے بلکہ یہ کہتے ہین کہ ترکی تمام دولت قویہ یورپ پر غالب ہے - حالانکہ اگر کوئی شخص حال کی تاریخ اور تمام واقعات پر ترکی کے بغور ملاحظہ کرے تو معلوم کریگا کہ ترکی اکثر مقامات پر صدہا نقصانات اُٹھایا ہے - دول یورپ کئی صوبہ اوسکے علیحدہ کرلیئے اور ترکی ہر جنگ مین

شکست کھایا ہے۔ اس تھوڑے عرصہ مین (بلکہ تاریخ بینی کی ضرورت بھی نہین ہے) یہ امر ظاہر ہے۔ فی الحقیقت بلاشک و شبہہ ترکی بہت بیمار ہے بلکہ بیمار فرشی ہے خدا خیر کرے ہمارے ملک کے لوگ خدا اونہین عقل دے اگرچہ ملک ہندمین عام لوگ بہت ہین کہ کسی مقام اور کسی بات سے واقف نہین ہین ہمیشہ کہتے ہین کہ ایران سب دول سے بہت قوی ہے اور اس ریاست مین پرنس بسمارک جیسے ہزارون لایق اور صاحب عقل موجود ہین اور دس لاکھ جنگی فوج جرار خنجر گذار با توپ و اسباب موجود ہے کہ اونکے آن مین خاک ہند و روس کو برباد کریگی۔ اور ہزارہا کرور زر نقد جمشید و فریدون کے زمانہ سے آجتک خزانہ ایران مین جمع ہے۔ اور جو کبھی ایران دوسرے دول سے قرض لیتا ہے وہ فقط اسکی مصلحت ہے۔ انگریزون کی کوئی وقعت ایران مین نہین ہے۔ اور روسی ایران کے ساتھ مقابلہ کرین تو یک ہی حملہ مین شکست کھاوین۔ مگر روس ایران کا دوست یکدل و یکجہت ہے۔ قطع نظر اس کے اگر تمام روی زمین کے بادشاہ جمع ہوجاوین محال ہے کہ ایران کو لین۔ مگر درحقیقت ایران نزع کی حالت مین ہے اور قریب ہے کہ مر جائیگا۔ اگرچہ میرے اہل ملک اس بات کے سننے سے مجہپر نہایت غضبناک ہونگے اور اگر موقع پائینگے تو میرے مارنے مین کوتاہی نہین کرینگے۔ مگر مین جو تحریر کرتا ہون حق ہے کوئی عقلمند مجہسے ناخوش نہوگا۔

افغانستان کی نسبت لوگ گپ شپ لگایا کرتے ہین کہ لشکر افغانستان اور ہتیار اور توپ اور تفنگ اور کارخانہ جات افغانستان بہت عمدہ اور اعلی درجہ کے ہین اور عنقریب افغانان ملک ہند کو لے لین گے۔ مگر مختصر یہ اگر تمام روئے زمین کے مسلمان جمع ہوجاوین اور اتفاق کرلین آجکے روز کسی دولت یورپ سے سر بر نہین ہوسکتے سب کے سب شکست اوٹھاوینگے کیونکہ ساری کے ساری نزع کیحالت مین ہین۔

اس تمام کیفیات مین چند چیز موجب حیرت و عبرت و رنجش خاطر و افسوس کے ہین ؛

(اوّل) یہ کہ باوجود اس جہل و نادانی اور بیخبری کے کوئی ذی لیاقت شخص اس معاملات مین تقریر یا تحریر کرے تو اوسپر بازاریون اور عام کے طعن آمیز شکایت و حکایت ہوتی ہین کہ میان صاحب غیرونکی اصلاح کی دھن مین لگی ہوئی ہے پہلے اپنی تو اصلاح کرلو۔ کوئی کہتا ہے کہ تمام جہان بیوقوف ہے اور یہی ایک صاحب وقوف ہین آپ ایسی لایق آدمی سزاوار وزارت ہین۔ آپکو چاہیے تھا پہلے اپنا گھر سنبھالتے۔ اپنے ملک و دولت کی اصلاح کرتے۔ فی الحقیقت جب تک اسیطرح جہل اور جہلا باقی رہینگے ترقی اور اصلاح ملک کی غیر ممکن ہے۔

(دوسرا) یہ کہ درحقیقت مسلمانان عالم کے بلا استثنا و عموماً اور مسلمانان ہند بلا استثنا وخصوصاً سب اقوام سے زیادہ بے غیرت و بے حمیت اور بے پروا ہین۔ اسپر بھی جانتے ہین کہ " بنی آدم اعضائے یکدیگر اند" اور خدا کے اس فرمان سے واقف ہوکر دعوی کرتے ہین کہ مومنین و مسلمین آپسمین بھائی ہین۔ تاہم اگر آج کے روز کسی مسلمان کو شکنجہ مین کھینچد ین تو مسلمانان ہمسایہ کبھی پروا نکرین خواہ وہ مسلمان اپنے طریق کا ہو یا اور طریق کا۔ اگر شخص ثانی مین تعصب اور خلاف مذہبی شائبہ ہو یہ صرف بہانہ ہے مگر دراصل سبب بے غیرتی و بے حمیتی ہے۔

(تیسرا) سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ تمام مسلمانان عالم بلا استثنا و عموماً اور اہل ہند خصوصاً بمجب ارشاد مولانا معنوی علیہ الرحمہ کہ سوراخ دعا کو گم کیے ہین۔ چنانچہ فرماتے ہین گفت جانان خوب درد آمد دہ " لیک سوراخ دعا گم کردہ " اور وہ جو مسلمانان عالم عموماً اور بدون استثنا کے شیعہ سنی وغیرہ وغیرہ مذہب سے دوازسے شب و روز اُسی دھن مین سے لگے رہتے ہین۔ زاد آخرت اور ثواب آخروی حاصل کرین جس سے ہم مستوجب بہشت ہو جائین اور اُسی خیال سے ؛؛؛؛

بزرگون کی خدمات مین مصروف رہتے ہین۔ اگر حقیقت پر نظر انداز کیجائے تو اون کے خیالات اور اونکے استعمالات خلاف مرضی اور مخالف شریعت ہین۔ اس موقع مین نہین چاہتا کہ مین موجب رنجش خاطر عوام اور نشانۂ ملامت بنون۔ مگر ارباب خرد جو میری اس تحریر پر نظر ڈالین تو خود سمجھہ سکتے ہین کہ غرض بندے کی کیا ہے۔ مختصر اور بطور اختصار اور کنایہ کے لکھتا ہون وہ جو اصول اسلام ہے جسمین رضائے آلہی متصور ہے وہ پہلے ہی ان اوراق عنوان پر چند آیات قرآنی مندرج ہین۔ اور آیات قرآنی جو موید اوسی معنی کے ہین تحریر نہین کیا۔ صاحبان سمجھہ راقم کی غرض و مراد کو کماکان سمجھہ سکتے ہین۔ جاننا چاہیئے کہ اصول اسلام اور اساس دین وہی بات پر منحصر ہے وہ اوامر آلہی کی تعمیل اور نواہی حق سے اجتناب ہے۔ اسی مین رضائے آلہی ہے اور خوشنودی رسول صلعم۔ اس سے جب گذرین مستحبات ہین فاعل اوسکا مثاب ہے اور تارک اوسکا غیر ماخوذ ؛ بعد ازین ہزارہا بدعات ہین کہ وہ جہلانے ایجاد کیا ہے درمیان ہر فرق و ملت اسلام کے ہر ملک و مقام کے جدا جدا ہوتے ہین۔ ہر ہر جامین کوئی نکوئی طریقۂ جدید وضع کیا ہے۔ یہ سارے بدعات خلاف شرع اسلام موجب قہر آلہی و بیزاری رسول خدا صلعم اور خلاف عقل او تمدن اور ملک رانی کے ہین ؛ حضرات شیعہ مین بھی یہی آفات پیدا ہین۔ ولیکن نہایت افسوس ہے کہ کل اہل اسلام ہر مذہب و طریقہ کے ہون اعلیٰ ادنیٰ عالم جاہل سب کے سب اسی روش پر ہین بعض لوگ اعمال مستحبہ بھی بجا لاتے ہین اور حال آنکہ فرائض و احکام آلہی کو طاق نسیان رکھہ چھوڑے ہین۔ مراد تفہیم یک دو امر کا بیان کرتا ہون۔

مسلمانان عالم شیعہ و سنی خوب جانتے ہین کہ انبیاء سلف کا آنا اور کتب آسمانی کا اترنا اور رنج و تکالیف تمام انبیاء کے اور بھی وجود ذی جود خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مشقتین اوس نبی برگزیدہ اور حضرت علیؑ مرتضیٰ علیہ السلام کا زخمی ہونا اور شہادت امام حسین علیہ السلام کی اور خاندان نبوت کی اسیری صرف قیام نماز کے لیئے تھے۔

اور حضرت علیؑ کو نماز ہی مین فرق مبارک پر ضرب پہونچی تھی اور امام حسینؑ عاشورہ کے
دن عین ہجوم تکالیف مین نماز سے تغافل نہ فرمائے اور اونکے ساتھی سچے مسلمان
اوس باران تیر مین نماز مین آپکے ساتھ تھے۔ مگر جو لوگ دعوی کرتے ہین کہ وہی شیعہ
خالص ہین گو کبھی نماز نہ پڑہتے ہون مگر ایام عاشورہ مین سینہ کوبی کرکے سینہ لہو لہان
کرتے ہین۔ یہ عین اخلاص ہے۔ اور بعض ایسے یک یک دن مین متعدد مجالس مین
حاضر ہوتے ہین۔ اونکا جانا خالی از تکلف نہین محبت امام علیہ السلام تو اور چیز ہے۔
اور بعض ایسے ہین کہ باہم معارضہ کرتے ہین کہ تم ہمارے یہان نہین آئے اس لیئے
ہم تمہارے یہان بھی نہین آتے۔

اکثر سنی المذہب نیاز اور عرسون مین بزرگون اور دوستان حق کے مشغول ہین
یا دیگر رسوم و بدعات کے پابند ہین۔ قیامت کا سامنا ہو جائے لیکن عادات سے
باز نہ آئین اور اور رسومات کے ادا کرنے مین قرض فی سدی سود بیس روپیہ ہو جائے
بلا تامل لے لین۔ جو کچھہ ہو جائے مکانات گرو کر دین اسباب خانگی مکفول کر دین
گدائی کرین کوئی صورت سے زر ہاتھہ مین لا کے پیر و مشایخ کا عرس کرین۔ اگر
غایت اسکی دیکھی جائے تو بجز اپنی شہرت کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ اور اس امر کے
امیدوار ہین کہ باوجود ارتکاب ہزارہا فعل شنیعہ کے یہہ اولیائی کرام قیامت مین
اونکے شفیع ہونگے اور بے حساب و کتاب داخل بہشت کرائین گے۔ افسوس انکی
ساری تگاپو۔ ان کا سب زر دبیکار و لایعنی اور خلاف مرضی خدا اور رسول ہے۔
مگر طرفہ یہ ہے کہ ان فرائض دینی کے ادا کرنے مین سوائے فرائض احکام الٰہی کے
افعال شنیعہ اور اعمال قبیحہ بجا لاتے ہین۔ مثلاً حیدرآباد مین ہر عرس مین دیکھا جاتا ہے
کہ سیندہی کی بھرمار ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے سیندہی شراب کے ساتھہ دوسرے
لوازمات جو اوسکے مناسب ہین ضرور ہو تا جائے۔ ؛

یہ جو کچھہ تحریر ہے صرف واسطے انتباہ و اطلاع کے لکہا گیا ہے ورنہ مجھکو سُننا دو دو ملت کے
افعال و اعمال سے کیا علاقہ ہے من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا۔ مگر یاد رہے کہ مسلمانی اور
سچی ایمانداری ان افعال و اعمال کا نام نہین ہے بلکہ مسلمانی اوسکے سوا ہے مسلمانی مرضیات
حق کا نام ہے ،، وگر مسلمانی ازآن است کہ حافظ دارد ۔۔ وای اگر پس امروز بود فردائے ،،
پیروی احکام الٰہی و اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عین مسلمانی ہے۔ جاننا چاہیے
کہ اس فقیر کو ان اوراق کو سیاہ کرنے مین کوئی مقصد عالی اور غرض اعظم مدنظر ہے کہ عمدہ
مطالب و اعظم مقاصد سے ہے۔ اور عظمت و اہمیت اوسکی ہر زمانہ مین اور ہر وقت مین مسلمانو
کے لیے نماز اور روزہ اور حج و زکاۃ سے زیادہ ہے اور جسقدر رنج و تکلیف اس معاملہ کے
انجام مین اوٹھائی جاوے بکار آمد اور جو زر اس مہم کی تکمیل مین صرف ہو عین ثواب ہے۔

غرض اصلی

جاننا چاہیے کہ دین اسلام ایک مستحکم قلعہ ہے جہان کہ تمام مسلمان اور اونکے لیے جو کچھہ ہے
اوسی قلعہ کے استحکام سے ہے۔ مگر اہل اسلام بیغیرتی اور بے پروائی اور بایکدیگر خصومت و
عداوت اور باہمی اختلافات اور خانہ جنگیون سے اوس قلعہ کو اور اپنے جان و مال کو
تباہ و برباد کر دیے۔ اور اوس قلعہ کے تعمیر و ترمیم پر کبھی التفات نہین کیے۔ دو سو سال کو
پہلے سے جو جو خرابیان کہ پیدا ہوئین اونہی کی ذات سے تہین اوسمین بیگانہ کا دخل نہین تھا
بعد ازان بیگانے بھی اسمین دخل دینے لگے جس سے اوس مستحکم قلعہ مین رخنہ اور خلل
پڑنے لگے اور اوس قلعہ کے اطراف و جوانب کو غارت کرنے لگے۔ آخر یہ ہوا کہ اُس
قلعہ کے بنیاد آج کے روز بودی اور متزلزل ہو گئی اور دشمنون نے اوس قلعہ کو محصور
کر دیا ہے۔ اب اوسکے منہدم ہونے مین کوئی بات باقی نہین رہی۔ گو بظاہر اسوقت
کوئی تدبیر اوسکے بچانے کی نہین نظر آتی اگر کوئی تدبیر ہو سکتی ہے تو یہی ہے کہ مسلمانان ذرا

ہوش مین آکر خواب غفلت سے بیدار ہون اور اپنے خرمستیون سے ہوشیار ہو جائین اور اتفاق اور یکدلی سے حرکت کرین تو عجب نہین کہ پھر بھی یہ قلعہ محفوظ رہے اور جو خدا نخواستہ یہ قلعہ تباہ ہوا پھر مسلمانون کی خیر منا د :: اکثر احمقون کا مقولہ ہے کہ اسلام ہمیشہ رہیگا۔ مگر صاحبان عقل جانتے ہین کہ جب کوئی دشمن قلعہ کو لے لے تو ضرور اوسکے اہل کو تباہ کریگا اور اوس قلعہ کو پامال کر دیگا۔ اسکی مثال سب مسلمانون کے مدنظر ہے کہ یہود اور مجوس اور ہندو اپنے اپنے وقت مین ایسا ایک قلعہ مستحکم رکھتے تھے۔ جب اون اون قلعونکے رہنے والے تباہ ہوتے گئے وہ قلعہ بھی برباد ہوگئے۔ یہ ظاہر ہے کہ یہود کی حالت روس مین کسقدر زار ہے اسی اثنا مین صدہا یہود لقمہ تیغ ہو گئے۔

مقصود بیانات متذکرہ بالا سے یہ ہے کہ اسوقت یک مسلمان بھی پایا نہین جاتا جو قلعہ اسلام کی حفظ و حراست مین کوشش کرے کہ شاید او دونون دشمنون کے ہاتھ سے محفوظ رہے۔ مگر یہان آپسہی مین ہی ایک دوسرے سے فراغت نہین پاتے اور پوچ و لاحقیقت معاملات مین لگے رہتے ہین۔ انکا آپسی جھگڑا نا تو لطمع مال ہے یا بنائی رسوم باطنیہ و نیازات کے ہے۔ چنانچہ مین نے عرض ہی کر دیا کہ اگر دین اسلام ہاتھ سے گیا تو پھر کچھہ بھی نہین رہا۔ اور حال یہ ہے کہ سارے خود کشی اور سینہ زنی اور خصومت اور خانہ جنگی انکے خیال مین اگر فائدہ بخش ہے تو محض بامید حصول نجات و بہشت ہے۔ ماشاء اللہ برین فہم و دانش بباید گریست ::

مگر مختلف الخیال جاہل و بے غیرت مسلمانون کو کسطرح یہ بات باور کرائی جائے کہ سب سے پہلے اسلام کے قلعہ کی حفاظت و حراست مین کوشش کرین۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؛ داروی ما طبیب کہ داریم درد جہل :: ما بہ نمی شویم و تو بدنام میشوی :: جاننا کہ بعض جاہلون نے جن باتون کو مضبوط اور قابل تقلید سمجھہ لیا ہے اور اونکے سبب بنیاد عقائد و خیالات کو کوئی عاقل قبول نہین کرسکتا۔ بعض لوگ تقدیر کے معتقد ہین۔ اور بعض اقبال کے قائل ہین

اور بعض کا کہنا ہے کہ نیک و بد جو کہ ہے منجانب اللہ ہے۔ ہم بھی ان باتون کے قائل ہین
مگر خداے تعالی کے اس فرمان کا کیا مطلب سمجھنا چاہیئے۔ اِنَّ اللہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَومٍ
حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنفُسِہِم۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو اون جاہلونکے عقاید غلط ہین یا خدا کا فرمان
خلاف ہے۔ معاذ اللہ ۞ اور بعض کہتے ہین کہ حضرت مہدی آخرالزمان کے تشریف
لانے سے پہلے ساری دنیا مین کفر پھیل جائیگا۔ جب حضرت مہدی مبعوث ہو گئے تو صفحۂ
دنیا کو کفر سے پاک کر دین گے۔ مگر اسبات پر غور کرنا چاہیئے کہ جب تمامی انسانونکو مرنیکا
یقین ہے اور انبیا، و اولیا تو عام لوگون سے بھی زیادہ اس امر کا یقین ہے کہ بموجب
کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوت (ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے) تو یہ کیا وجہ ہے کہ دنیاوی کامون مین
اپنے حالت کی مناسبت ملحوظ رکھکر آخری سانس لینے تک سرگرم رہے ہین۔ اگر
مسلمان اسطرح کے اپنے عقائد اور طرز عمل رکھین اور عورتونکے مانند بس چرخہ لیکر بیٹھی رہین
انتظار حضرت مہدی علیہ السلام مین انکے لیے تو یہی بہتر تھا کہ گورستانون مین قیام کرتے
تا وہان پر سے لقمہ مرگ ہو رہتے۔ یا ممکن تھا تو ظہور حضرت مہدی تک زندہ رہتے اور
جنگلون کا گھاس پر بسر کرتے۔ پس ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے دین اسلام کی حراست
حفاظت مین جان و مال سے کوشش کرے اور پستی اور دون ہمتی سے باز آوے ۞

اس تفصیل کی اجمال جو مذکور ہولی یہ ہے کہ اگر مسلمانون کو معلوم ہے کئی واقعات
ملک ترکی کے جو اسی چند ماہ مین یا اوس دو سال مین واقع ہوئے ہین۔ اور ملک
مراکش کی کیفیت اس عرصہ مدت گذری ہے ظاہر ہے۔ اور اب دو تین مہینون سے
ایک جانب سے مصر اور ترک۔ اور ایک جانب سے ترکی اور ایران۔ اور ایک جانب
ایران و افغانستان مین گفتگو چل رہی ہے اپنے حدود ملکی کے اغراض مین ۞ اور
ان تمامی کیفیات اور واقعات مین دولتہاے یورپ کچھ بہت ہو کے فتنہ و فساد کی
دہن مین لگے ہوئے ہین اور ہر جاے مین دولتہاے یورپ اپنی جانب سے میانجی

ور وکیل مقرر کر رکھے ہین۔ اونکی اصل غرض سوا اسکے نہین اسلام کی بیخ کنی ہو یہ ساری
علامت اسلام کے عمارت کی شکست و ریخت کے ہین اور یہ ظاہر ہے کہ آج اسلام کی
دولتوں مین قوی دولت ترک ہے اگر خدانخواستہ وہان کوئی بات پیدا ہوے دوسرے
دول اسلام کا زیست و آبرو منقطع ہے۔ پس ہر مسلمانپر واجب و لازم ہے دست و
زبان و تحریر و تقریر سے حفظ و حمایت ملک ترکی کی خاصتاً اور دوسرے دول اہل اسلام کی
عموماً پوری پوری اور سعی کوشش کو کام مین لاوین۔
یہ حکایت اس مقام کے مناسب ہے :: ہند کے ہر مسلمانپر ظاہر ہے کہ بنگالی بابو اپنی حقوق کی
حفاظت مین ان دنون کچھہ شورش و یورش اُٹھا رکھے ہین۔ چند روز پیشتر بابو سرندرنات بانرجی
نامی کو پولس نے فتنہ پردازی کی علت و تہمت مین گرفتار کی تھی اس الزام کے اُٹھانے
اور شخص مذکور کے بچانے مین سیکڑون مجلسین قائم کیین اور حکومت ہند اور تعدی پولیس
بیجا کارروائی کی اصلاح مین سارے اخبارات بھر دیے۔ مگر کسی مسلمان کو مین نے
نہین دیکھا کہ وہ اپنے حق طلبی یا اپنے حقوق کی پامالی کی تلافی مین یا اپنے اہل مذہب و ملت کی
حقوق مین کبھی گفتگو کیا ہو۔ یا کسی اخبار مین کچھہ لکھا ہوگا۔ یا کسی جگہہ ایسی مجلس کیا ہو۔ یہ نہین ہے
کہ بنگالیون سے مسلمانان ہند تعداد مین کم ہین۔ اور یہ بھی نہین ہے کہ مسلمان ہند بنگالیکی
بابوؤن سے حیثیت و ہمت مین کم ہین۔ :: بلکہ مسلمانان ہند مین چند صفت نہایت بُری ہین
انکے بُرے صفات کے منجملہ ایک یہ ہے کہ عموماً بعشرت ہین۔ دوسرا یہ کہ اُنکے بزرگان
و سرپرستان خودغرض خوشامد گو ہین۔ اور حصول خطابات بے معنی و خشک بے سود کے
پیچھے جان دے رہے ہین۔ انگریزی ملازمت کے بڑے شایق اور متمنی ہین۔ اگرچہ
ہم دیکھتے ہیں جو ملک ہند مین سکونت پذیر ہین ہمے معاف رکھین تو عرض ہے کہ جس زمانہ مین
وہ لوگ حکومت رکھتے تھے ملک ہند کے غیر مذہب والون پر ظلم و تعدی کرتے تھے
اور اونکے زمانہ حکومت مین عام آزادی نہ تھی اور آزادی کیا چیز ہے سمجھتے بھی نہ تھے

اس لیئے آج جو تحت حکومت غیر محکوم ہین ظلم و تعدی کو لایق ہین درحقیقت آزادی کے معنے نہین سمجھتے - ان کا ظلم جو اُس زمانے مین تھا بغیر قانون کے تھا اور آج کے حکام کا ظلم حسب قانون ہے - المختصر میری رائے ہے کہ یہ چند امور التزام مسلمان لوگ اپنے پر لازم کرلین - ؛

(۱) چاہیئے کہ تمام مسلمانان جہان خوب جان لین کہ جب تک اختلاف مذہبی اور خصومتہائے قدیمی کو بالکلیہ برطرف کرکے باہم متحد المعنی و الصورت نہون اور اپنے دین اسلام کی حفاظت و صیانت مین سعی موفورہ کام مین نہ لائین دول یورپ مسلمانون سے ہاتھ نہ اوٹھاوینگے اور انکے ملک کے امور خارجی و داخلی مین دخل دہی سے باز نہ آئینگے ؛ انکا مرکوز تو یہی ہے کہ اسلام اور ممالک اسلام مین کسی صورت سے فتنہ و فساد ہوتا رہے ؛ اور جب تک مسلمان باہمی اختلاف سے دست بردار ہوکے بخلوص تمام متفق نہونگے غیر اقوام انپر دست انداز ہوتی رہے گی - تیرہ سو سال گذرے ہین کہ کم از کم پچاس کروڑ مسلمان بسبب خانہ جنگی و عناد مذہبی کے مارے گئے - اور حال یہ ہے کہ یک مسلمان بھی بواسطہ سب و شتم و تبرا اور دلیل و برہان اور قرآن و حدیث کے دوسرے مذہب کو اختیار نہین کیا - اگر اختیار ہے تو محض بطمع زر یا بیم زور کے ہے ؛ نتیجہ اوسکا یہی ہوا کہ آج کے روز مسلمان لوگ نکبت و نحوست مین گرفتار ہین - مگر اب آج کے روز وہی مثل ،، حرم در پیش ہے اور حرامی پیچھے ؛ پس سو یا سو کھویا اور چل نکلا جان سلامت پایا ؛ لازم ہے کہ آج مسلمان پتا ہاتھ حبل اللہ (اللہ کی رسی) یعنے اسلام مین مضبوط باندہین اور حمایت اسلام مین جان تک دریغ نکرین - غالبًا فائز المرام رہین گے ؛

(۲) سلطان ٹرکی - اور ایسا ہی سلطان مراکو - اور سلطان زنجبار - اور خدیو مصر - اور شاہ ایران - اور امیر افغانستان یہ ساری اسلامی حکومتین ہین اور روسائے مسلمین ہین اگر بیگانگون کا مداخلت سے اونمین کوئی جبر تعدی پیدا ہو تو ضرور اونکو نقصان پہونچیگا اور

باعث تباہی اسلام ہے۔ پس تمامی مسلمان جہان پر واجب ہے کہ اوسکے دفع رفع کی کوشش
کرین ؛ (۳) تمامی ممالک اسلام مین لازم ہے ہر شہر و بلد مین ہمیشہ مجالس قایم کیا کرین
اور عموم مسلمانونکو یکجہتی اور تحفظ دین اسلام مین ترغیب و تحریص کرتے رہین اور اسی امر کا وعظ
جاری رکھین ؛ (۴) تمام سلاطین اسلام پر واجب ہے اتفاق کر معاہدے دین اسلام کے
حفاظت مین کیا کرین اور سب کے سب یکدل اور ہمدست رہین (۵) اگر باہم اونہون سے
کوئی گفتگو معاملات ملکی یا پولیٹکی پیدا ہو لازم ہے کہ خود ہی آپسمین فیصلہ کر لین اور کسی بیگانہ کو
دخیل نکرین اور انعقاد ثالثی پر نہ رکھین کہ اسمین نقصان مایہ ہے اور شماتت ہمسایہ۔ یہ بات بھی
عقلمند و نیز پوشیدہ نہین (۶) قانون بین الدول (یعنی انٹرنیشنل لا) تو یہ قانون مسلمانو
لیئے چاہیئے کہ کتاب خدا ہو یعنی کلام مجید اور بس ہمکو مردم یورپ کے قانون مین
الدول کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ اگر مردم یورپ مسلمانونکی حسب واقفیت اپنی قانون بین
الدول مین شریک کرتے ہین تو مناسب والا کوئی ضرورت نہین اور جسوقت کسی امر کے
فیصلہ کے واسطے کمیشن بٹھا کر لازم ہے کہ تمامی ممالک اسلام کے وکلا بھی شریک
کمیشن ہون ورنہ کوئی ضرورت نہین محض برائے نام اور بنا بر اپنے اغراض و فوائد انکو
شریک کرین ؛ (۷) جسطرح دول یورپ اپنے ہم مذہب عیسائیون (جو ترکی ایرانی رعایا مین)
کے باب مین مداخلت کرتے ہین دول اسلام کو بھی اوسیطرح اپنے ہم مذہب مسلمانون
(جو دول یورپ کی رعایا ہون) کے باب مین مداخلت کرنا چاہیئے۔ (۸) سلاطین اور
حکومت اسلام کو نہین چاہیئے آیندہ مردم یورپ کو اپنی دولت مین خدمات عالیہ پر مقرر
کرین ؛ (۹) اور یہی لازم ہے کہ اپنے ملکون کے معاملات کی انپر چھوڑ رکھین چنانچہ
ریل کا چلانا اور کان معادن کا کھدوانا ؛ (۱۰) حتی الامکان دول یورپ سے کبھی
قرض نہ لین ؛ (۱۱) جس مسلمان بادشاہ کی رعیت شاہان یورپ کے زیر حکومت
ممالک مین بغرض کاروبار۔ آمد و رفت وغیرہ رہتی ہو اوسی بادشاہ کی طرف سے اونکے

حقوق کی حفاظت کیلیے کسی قونسل کا تقرر ضرور رہے (۱۲) اگر ممکن ہو مسلمان لوگ چند شخص علما اور واعظین سے اشاعت اسلام کی نیت سے ملک جاپان پہونچین بہت خوب ہے ؛ یہ جو کچھہ مین نے عرض کیا مختصر تھا۔ اگر مسلمانونکو آتشی جہازات اور توپ گولہ اور جنگی اسباب عمدہ حاصل نہین ہین مگر اونکو حبل اللہ اور اتحاد اسلام ہر زور و قوت سے بڑھکر ہے اور امید کہ اسپر عمل کرین تو ہمیشہ کامیاب رہین ؛ فان یکن منکم مائة صابرة یغلبوا مائتین وان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین۔ اگر ارادت اللہ و مرضی حق اسی پر ہو کہ ممالک اسلام نابود ہو جاءین اور مسلمان مر جائین تو بہتر اوس سے ہے کہ نامردی اور زن صفتی سے مرین ؛

اللہ تعالی توفیق اور وفاق اور اتفاق اور حمیت اور ہمت عطا فرماءے۔

آمین۔ ثم آمین۔ ثم آمین ؛ ؛ ؛ ؛

بحق خیر المرسلین ؏

حامی و خیر خواہ حقیقی اسلام و ہمدرد واقعی ؛ مسلمین

مرزا اسمعیل وردی اصفہانی ؛

سکندرآباد

۲۵۔ رجب سنہ ۱۳۲۳

کتب خانہ
[illegible]

۱۰۰/۰

اشتہار

بہت سے حیدر آباد کے رہنے والونکو ہی نہین بلکہ حیدر آباد سے باہر رہنے والونکو بھی یہ بات معلوم ہے کہ مین برسون سے ہر برس دو چار چھوٹے یا بڑے رسالہ لکھکر عام مجلسون بازارون اور گلیون مین مفت تقسیم کیا کرتا ہون - اس شہر مین شاید ہی کوئی گھر ایسا نکلے گا جسمین میرا ایک آدہ رسالہ نہو اور اون کتب و رسالون مین جس وضع اور طرز کا جو کچھہ مضمون ہوگا بظاہر بہبودی اور ہمدردی اہل اسلام کے مناسب ہوگا - اور اکثر ایسی کتابون اور رسالون کو مینے اپنے صرف سے طبع کرایا ہے - اور کبھی بعض ذی حوصلہ اصحاب اور کبھی میرے دوستون اور پہچانیتون نے بھی اس کام مین میری مدد کی ہے لیکن اونکی مدد میرے صرف کے مقابل مین بیسوان حصہ بھی نہوگی -

بعض لوگون کو شاید میری نسبت یہ گمان ہوگا کہ ان رسالون اور کتابون کے طبع اور شایع مین کوئی ذاتی غرض پوشیدہ ہے - ہان اس سے میری غرض تو ہے لیکن غرض دو حال سے خالی نہین ہوسکتی - ایک وہ غرض جو محض ہمدردی ملت اسلام ہے اور ایسی بے غرض ہمدردی سے جو کچھہ ثواب حاصل ہوسکتا ہے اوسمین وہ بھی داخل ہے - ؛؛ دوسری غرض مال و دولت کا جمع کرنا ہے اب یا آیندہ ؛؛

خدا جانتا ہے کہ ان دونون غرضون مین سے میری کونسی غرض ہے - اگر اول الذکر غرض ہے تو اس سے کسی کو کیا بحث ہوگی - اگر آخر الذکر غرض سمجھی جائے تو صاف ظاہر ہے کہ کوئی احمق و دیوانہ بھی برسون اپنی زندگی کو ایسی امید پر سختی سے بسر نہین کرے گا - تاکہ آیندہ یا مرنے کے وقت کوئی معقول چیز اوسکے معاوضہ مین حاصل کرے - حالانکہ ابتک کوئی چیز حاصل نہین ہوئی ہو - البتہ اس بات کا امیدوار رہنا کہ آیندہ کوئی صاحب ثروت و فتوت اور بلند ہمت ظاہر یا پیدا ہوکر میری محنت کی

قدر کرے اور اوسکے صلہ مین مجھے کافی مقدار مین روپیہ عطا کرے۔ ایسی امید حیدرآباد کے کسی طبقہ (ادنیٰ یا اعلیٰ) سے نہین کیجاسکتی۔ شاید اس شہر و ریاست کے باہر ایسا شخص نکلے:

مختصر یہ ہے کہ اگر مین کبھی یہان کے لوگون سے کچھہ چیز طلب کیا ہون تو اونہون نے دیا ہو یا نہ دیا ہو مگر مجھے تو ایک ایک روپیہ کے واسطے ذلت اوٹھانی پڑی ہے::

سب سے پہلے جو سوال یا بہانہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ایسی کتابون اور رسالون سے ابتک مسلمانون کو کیا فائدہ پہونچا ہے۔ مین بھی اس بات کو سب سے اچھی طرح جانتا ہون کہ اس قسم کی محنت بیوقوفی اور نکمے پن مین داخل ہے۔ کیونکہ اسلام کا ستارہ پستی مین ہے گویا خدا بھی اس گروہ سے ناراض ہے۔ کبھی اہل اسلام اس سے بہتر اور اس سے زیادہ ترقی نہین کرین گے۔ باوجود اسکے پھر مجھے خیال پیدا ہوتا ہے کہ قوم و ملت کے ہر فرد پر یہ بات فرض ہے کہ اوس سے جہانتک ممکن ہوسکے اپنے ہم مذہبون کی بھلائی مین کوشش کرکے نتیجہ کو خدا کی مرضی پر چھوڑ دے۔ مین اسی خیال سے ایسے کام مین عمر بسر کیا ہون۔ اب مجھسے یہ کام چھوڑا نہین جاسکتا::

مگر یاد رہے کہ اسلام کا انحطاط و ادبار خدائے تعالیٰ کا مسلمانون سے بیزار رہنا ایسی ہی باتون کا نتیجہ ہے کہ لاکھون روپیہ بدمعاشون اور بہکاریون کو کھلانے مین صرف کرتی ہین اور لاکھون روپیون سے کٹھون اور قوالونکی اور مسخرون اور رنڈیونکی جلیب پر کرتے ہین لیکن قومی بھلائی کے کامون مین ایک روپیہ دینے کے واسطے سیکڑون نامعقول عذر کرتے ہین اور ایسے کامون مین دینے کو بے فائدہ سمجھتے ہین اب مین کل اہل اسلام کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ اس رسالہ کو دیکھنے کے بعد خواہ یہ رسالہ مین نے اونہین دیا ہو یا کسی اور ذریعہ سے اونہین پہونچا ہو۔ اگر اونکی بلند ہمتی اور ہمدردی متقاضی ہو تو اس رسالہ کے طبع کرانے مین دو یا چار آنے کے پیسون سے مدد فرمائین

یون تو ان رسالون سے دو تہائی مفت تقسیم ہو جاینگے اور کم ہمت لوگ اُسکو مال مفت سمجھینگے اگر ذی حوصلہ اصحاب بلالحاظ اپنے شان و مرتبہ کے دو چار آنے بھی اسکے طبع کرانیکے لیئے عنایت فرماینگے تو مین شکریہ کے ساتھہ قبول کرونگا - اور سچ تو یہ ہے کہ جو لوگ دینا چاہتے ہین جسطرح ہو سکے دینگے میرے دور رہنے کے اور اپنے بخل کے فضول عذرات نہین کرینگے ؛ فقط ؛

؛ وُرودی اصفہانی ؛

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔